# منقبت

درِ رضاؒ پہ جو سجدہ گزار ہوتا ہے
خدا کے بندوں میں اُس کا شمار ہوتا ہے

درِ رضاؒ کی گدائی جسے بھی مل جائے
فقیر ہوتے ہوئے تاجدار ہوتا ہے

طواف جو نہیں کرتا تمہارے روضے کا
وہ گردشوں کا ہمیشہ شکار ہوتا ہے

جو ایک پل میں منافق کو راکھ کر ڈالے
تیرے غلام کا ایسا ہی وار ہوتا ہے

ستارے ٹانکتا ہے جو فلک کے دامن پہ
وہ تیری راہ کا گرد و غبار ہوتا ہے

درِ حضور کی جانب رواں دواں جو رہے
فقط اُسی کا سفر شاندار ہوتا ہے

رضاؔ کے عشق کے دریا میں ڈوبنے والا
غریقِ رحمتِ پروردگار ہوتا ہے

کرم ہے تجھ پہ یہ گوہرؔ امامِ ضامنؑ کا
ہر اِک کلام تیرا شاہکار ہوتا ہے